



## سوال

(26) حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اسلام کا وجود

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی اسلام موجود تھا؟ جس قرآنی آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے مسلم ہونے کی خبر دی گئی ہے، اس میں اسلام سے مراد کیا یہی دین اسلام ہے، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کا مضموم ہے اپنی ذات اور اپنے دل کو اللہ کے آگے جھکانا اور اس کا مکمل مطیع و فرماں بردار ہونا۔ یعنی اللہ کی توحید کا اقرار کرنا، اس کی عبادت کرنا اور اس کے بتائے ہوئے رستے پر چلنا اور یہ وہ طریقہ زندگی ہے جسے لے کر انبیاء علیہ السلام و رسل آئے۔ تمام نبیوں اور رسولوں نے اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام و رسل کا مذہب دین اسلام ہی تھا۔ کیوں کہ حقیقتاً جو دین اللہ کے نزدیک ازل سے محبوب ہے اور مطلوب ہے وہ دین اسلام ہی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۚ ۱۹ ... سورة آل عمران

”اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے“

دوسری آیت میں ہے:

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ... ۸۵ ... سورة آل عمران

”اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا“

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام و رسل نے اسی دین اسلام کی طرف دعوت دی، نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کیا اور فرمایا:

وَأْمُرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ ۷۲ ... سورة لؤس



”اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود مسلم بن کر رہوں“

ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا:

إذ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْتَ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۳۱ ... سورة البقرة

”اس کا یہ حال تھا کہ جب اس کے رب نے کہا مسلم ہو جا تو اس نے فوراً کہا میں مالک کائنات کا مسلم ہو گیا“

سلیمان نے ملکہ سبا بلقیس کے پاس بھی اسی اسلام کا پیغام بھیجا تھا:

أَلَّا تَعْلَمُونَ أَيُّ دِينٍ هَذَا ۳۱ ... سورة النمل

”میرے مظلومے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دین اسلام کی دعوت دی۔ اسی طریقہ زندگی کی طرف لوگوں کو بلایا۔ یہ الگ بات ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کا لایا ہوا دین ایک مکمل دین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی دین کی دعوت دی، جس کی دعوت تمام انبیاء علیہ السلام ورسول نے دی تھی۔ البتہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہونے کی حیثیت سے ان کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ پچھلی شریعتوں میں جو بھی کمی رہ گئی تھی، اسے دور کر کے دین کو مکمل کر دیں۔ لوگوں نے جو تحریفات کر دی تھیں ان کی تصحیح کریں اور ایک مخصوص انسانی طبقے کے بجائے تمام عالم کو اس دین کی دعوت دیں۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پچھلی شریعتوں اور شریعت محمدیہ کے مابین بعض فروعی مسائل میں واضح فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی شریعتیں اپنے وقت اور حالات و ضروریات کے مطابق تھیں جب کہ شریعت محمدیہ رہتی دنیا تک کے حالات و ضروریات کے عین مطابق ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

عقائد، جلد: 1، صفحہ: 103

محدث فتویٰ